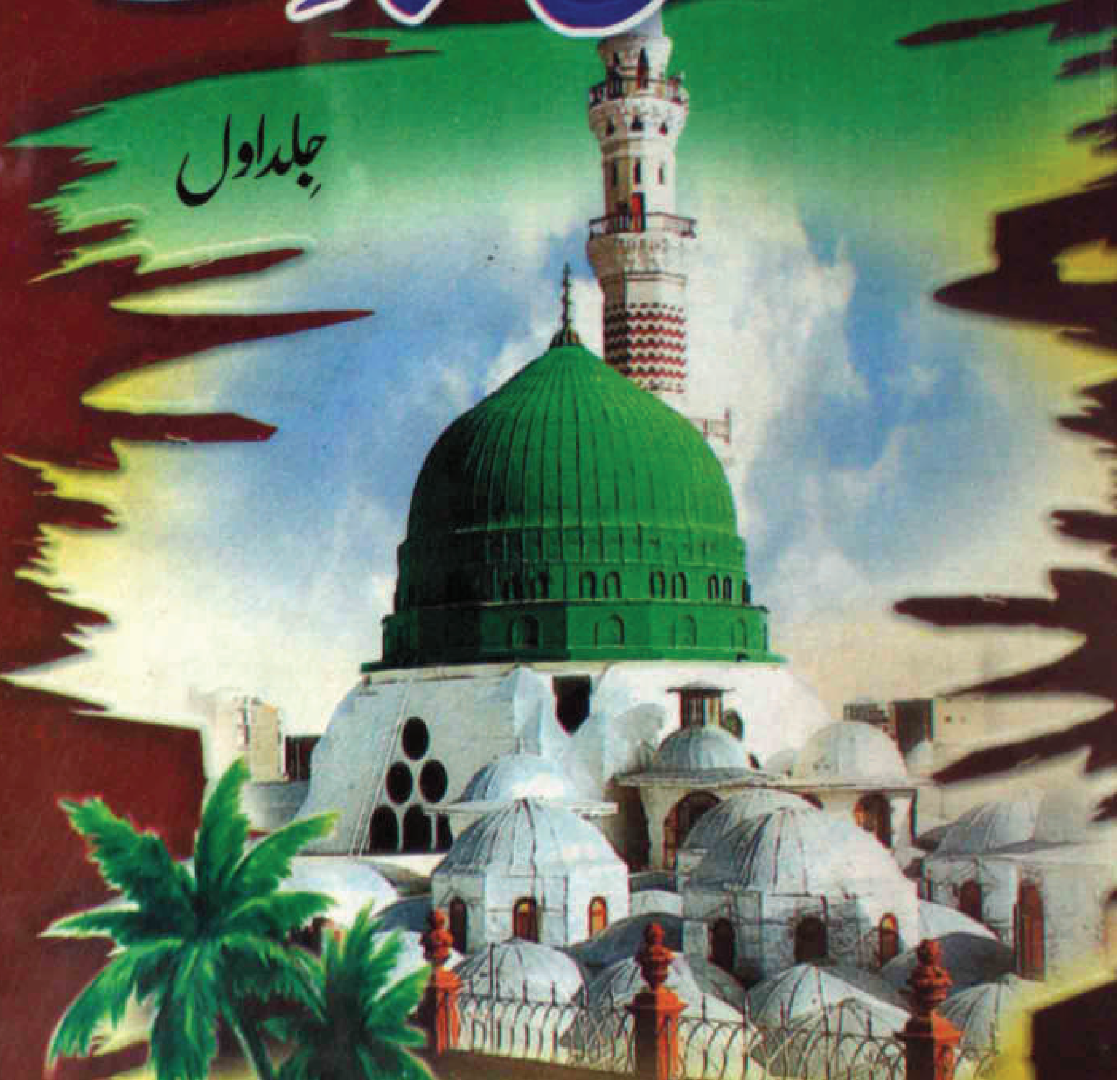
مطلعِ نورِ مصطفےٰ ﷺ سے طلوعِ نورِ قدسؒ تک

معارج النبوّتؐ

جلد اول



تالیف

ت مولانا مُلا معین واعظ الکاشفی الہروی رحمۃ اللہ

مکتبہ نبوّیہ لاہور

مطلع نورِ مصطفیٰ ﷺ سے طلوعِ نورِ قدس تک

معارج النبوۃ
فی
مدارج الفتوۃ

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

نام کتاب	....	"معارج النبوۃ فی مدارج الفتوۃ"
مصنف	....	حضرت ملا معین الواعظ الہروی الفراہی
موضوع	....	سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جلد اول	....	مطلع نور مصطفیٰ سے طلوع نور قدس تک
ترجمہ مقدمہ	....	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی مدظلہ العالی
ترجمہ رکن اول	....	مولانا محمد اطہر نعیمی، کراچی
سال تصنیف	....	۸۹۹ ہجری
سال طباعت فارسی	....	۱۸۹۲ ہجری
سال طباعت اردو	....	۱۹۸۱ ہجری
سال طباعت نو	....	۱۴۲۸ ہجری - مطابق - ۲۰۰۹ء
صفحات	....	۷۵۲
ناشر	....	مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور۔
قیمت مجلد	....	300 روپے

مکتبہ نبویہ : گنج بخش روڈ، لاہور

کے معنی غلبہ کے ہیں) ان کی کثیر اولاد ہوئی ان کی عمر نوسو پانچ ۹۰۵ سال ہوئی۔ جب قینان کی
عمر ستر سال ہوئی تو ان کے گھر فرزند تولد ہوئے جن کا نام مہلائیل رکھا گیا جس کے معنے
ممدوح کے ہیں ان کی باختلاف روایت آٹھ سو چالیس ۸۴۰ سال یا نوسو دس ۹۱۰ سال ہوئی۔
ان کے دور حیات میں آبادی کی کثرت ہوئی اور آبادی کی اتنی کثرت ہوئی کہ لوگ دور دور ترک
وطن کرنے پر مجبور ہو گئے اور مہلائیل شیث علیہ السلام کے خاندان کے ساتھ ارض بابل
میں آ گئے اور شہر سوس آباد کیا ان کے دور سے پہلے عوام غاروں اور جنگلوں میں رہتے تھے
جب مہلائیل کی عمر پینسٹھ ۶۵ سال ہوئی تو بارد یا اردیا یرد متولد ہوئے ان الفاظ کے
معنی زبان عربی میں ضابط کے ہیں جب ان کی عمر ایک سو باسٹھ سال ہوئی تو انہوں نے بردرہ نامی
عورت سے شادی کی ازدواج کے نتیجہ میں ایک فرزند اخنوع یا خنوخ پیدا ہوئے اخنوع یا خنوخ
حضرت ادریس علیہ السلام کے دوسرے نام ہیں ان کی عمر نوسو باسٹھ ۹۶۲ سال ہوئی۔ اس دور میں دنیا
میں بت پرستی شروع ہوئی اور ان بت پرستوں کو ڈرانے کے لئے جناب ادریس علیہ السلام
مبعوث فرمائے گئے۔ واللہ اعلم بالصواب

جناب ادریس علیہ السلام کے خصائص

مورخین کے اقوال کے مطابق جناب ادریس علیہ السلام کی پیدائش سرزمین مصر کے علاقہ
انیف میں ہوئی وہ پیغمبر سریانی ہیں اہل عرب ان کو ہرمس اور ادریس اور مثلث بالنعمہ کہتے ہیں۔
ہرمس سے مطلب عطارد ہے ستاروں اور سیاروں کی پہچان ان کے پاس اور خواص علم نجوم اور
اس کی اصطلاحیں قلم سے لکھنے کی ابتدا اور رقوم کا لکھا جانا یہ تمام باتیں جناب شیث کی خصوصیات
سے ہیں اور یہی سبب آپ کے اس نام سے موسوم ہونے کا ہوا۔
چونکہ آپ شریعت کی تعلیم دیتے اور آسمانی صحیفوں کی تعلیم کو عام کرتے گذرے
ہوئے اور آنے والے انبیاء کے طریقے اور ان کی تعلیمات کا درس دیتے اس لئے ادریس کے
لقب سے ملقب ہوئے چونکہ یہ تیسرے نبی و پیغمبر تھے اور علم و حکمت کے جاننے والوں میں ان کا
تیسرا نام آتا ہے اس لئے انہیں ادریائے ثالث کہا جاتا ہے چنانچہ ان کا استاد اوغاذیموں مصری
کو ادریائے ثانی کہا جاتا ہے علاوہ ازیں چونکہ حکومت و سلطنت میں بھی چونکہ تیسرا مقام حاصل تھا

جناب شیث نور مصطفوی علیہ التحیۃ کی محافظت میں نہایت اہتمام کرتے تھے جب آپ کو شادی کا خیال ہوا تو اپنے بھائی بہنوں میں یا بہ اشارہ جبریل امین یا حکم ربی کے مطابق ایک صورتاً سیرتاً حسین وجمیل عورت مخوائلہ کو اپنے حبالہ عقد میں لائے۔ یہ موصوفہ حسن وجمال میں جناب حوا کے مشابہ تھیں۔ ان سے شادی کے بعد شب باشی کے لئے یاقوت زرد کا قبہ بھی بنایا۔ صاحب عرائش کے مطابق رب تعالیٰ نے حضرت شیث کے لئے بے ماں باپ کے ایک حور کو پیدا فرمایا تاکہ ان کا جوڑا بنے۔ جناب شیث کے فرزند انوش اسی حور کے بطن سے متولد ہوئے اس حور کا نام مخوائلہ تھا اور جناب شیث کی شادی کے لئے حور کی تخصیص اس لئے کی گئی کہ جناب شیث نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے امین وحامل ہونے کی وجہ سے تنہا پیدا ہوئے تھے۔ اس لئے اس نور مبارک کی تعظیم وتوقیر کی وجہ سے ان کے لئے خصوصی طور پر ایک حور کو پیدا کیا گیا۔ اس روایت کو صاحب عرائس نے اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حوالہ سے نقل کیا ہے لیکن بعض مورخین نے مخوائلہ کو اجنہ میں سے لکھا ہے واللہ اعلم

جب مخوائلہ حاملہ ہوئیں اور آثار حمل ظاہر ہوئے تو وہ اطراف وجوانب سے آنیوالی آوازیں سنتی تھیں جن میں تہنیت کے کلمات ہوتے تھے کہ تم نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی حامل ہو یہ شرف وعزت تمہیں مبارک ہو۔

جب مخوائلہ حاملہ ہوئیں تو انہیں ابلیس کی نظروں سے وضع حمل تک پوشیدہ رکھا گیا اور ابلیس پر پابندی عاید کردی گئی۔ یہاں تک کہ انوش پیدا ہوئے۔ انوش کے معنیٰ زبان عربی میں صادق کے ہیں نور مصطفوی ان کی پیشانی میں چمکتا تھا۔ دنیا میں کھجور کا درخت لگانے کی انفرادیت ان کو ہی حاصل ہے۔

جب انوش بالغ ہوئے تو جناب شیث نے اسے فرمایا کہ یہ نور جو تمہاری پیشانی میں چمک رہا ہے اس کی حفاظت کے لئے میرے والد نے مجھ سے عہد ومیثاق کئے تھے کہ اس کو ارحام طیبہ میں منتقل کیا جائے اب میں تم سے بھی اس معاملہ میں عہد لوں گا کہ یہ نور حلال طریقے کے علاوہ منتقل نہ کیا جائے۔ انوش نے اس امر پر عہد کیا اور اس عہد ومیثاق کی تکمیل کا وعدہ کیا۔

جب انوش کی عمر نوے سال ہوئی تو اللہ نے انہیں ایک فرزند قینان عطا فرمایا (قینان

سات سو تک پہنچ گئی اور بعد میں یہ تعداد ایک ہزار ہو گئی۔ ایک مرتبہ ادریس علیہ السلام نے اپنی قوم کے لوگوں سے فرمایا کہ ان ہزار میں سے سو منتخب اور با صلاحیت افراد میرے ساتھ آجائیں۔

۶ ان سو افراد میں سے آپ نے ستر منتخب فرمائے اور پھر ان ستر میں سے صرف دس کا انتخاب کیا اور ان دس میں سے بھی صرف سات کو منتخب کیا۔ اس انتخاب کے بعد ان منتخب شدہ سات بہترین افراد کو ساتھ لے کر آپ آبادی سے باہر تشریف لائے اور ان سے فرمایا کہ میں بارگاہ الٰہی میں دعا کرتا ہوں تم سب آمین کہنا تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے صاحب شریعت بنا دے اور اپنی عبادت کا صحیح طریقہ ہمیں تعلیم فرما دے۔ ان حضرات نے جنگل میں اگرا پنے ہاتھ زمین پر رکھ کر پھیلا دیئے اور اس وقت تک دین کی طلب کی دعائیں کرتے رہے جبتک وہ بارگاہ قبول میں مستجاب ہوئیں لیکن ابھی ایک کمی باقی رہی کہ طریق عبادت تعلیم نہ کیا گیا ایک مرتبہ پھر مصروف دعا ہوئے اور اس مرتبہ اللہ کریم نے کرم فرمایا اور تیس صحیفے جن میں احکام الٰہی لکھے تھے نازل ہوئے اور جناب ادریس منصب نبوت پر سرفراز ہوئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے آپ نے بہتر زبانوں میں تبلیغ دین فرمائی اور سو شہر آباد کئے اور ہر شہر میں وہاں کے ماحول کے مطابق قانون مرتب فرمائے۔

خطہ زمین پر بسنے والے اور جزائر میں رہنے والے آپ کے مطیع اور فرمانبردار ہوئے آپ کی شریعت کے بنیادی اصول اللہ کی توحید، معاشرتی زندگی میں عدل اور انصاف، عبادت الٰہی میں خلوص اور برائیوں سے اجتناب اور آخرت کے عذابوں سے محفوظ رہنے کے لئے اپنے نفسوں کو برائیوں سے پاک و صاف رکھنا۔

جناب ادریس اپنی شریعت کی بنیادی عبادت نماز کی تاکید کرتے اور ہر سہ ماہی میں چند دن روزوں کے لئے مخصوص فرماتے۔

ادائے زکوٰۃ کا حکم دیتے غسل جنابت اور عورتوں کو ماہواری کے بعد غسل کرنے کا حکم دیتے۔ دشمنان دین سے جہاد کا حکم فرماتے۔ گدھے خچر کتے اور خنزیر کے گوشت کے علاوہ ہر اس جانور کے گوشت کو کھانے کی ممانعت فرماتے جو مضر عقل و شعور ہو۔

آفتاب کے ایک برج سے دوسرے برج کی طرف منتقلی رویت ہلال اور کواکب کا اپنے مرکز کی جانب رجوع کے وقت قربانی کا حکم دیتے۔

اس لئے مثلث بالنعمہ کے نام سے مشہور ہو گئے بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ انہیں یہ تمام نعمتیں میسر تھیں اس لئے اہل عرب میں اسی نام سے مشہور ہو گئے۔

جناب ادریس علیہ السلام کی خصوصیات

حضرت ادریس علیہ السلام دس خصوصیات کے حامل تھے۔

(۱) پیغمبر مرسل تھے۔ (۲) ان پر تیس صحیفے نازل ہوئے

(۳) علوم نجوم کا اظہار فرمایا (۴) سب سے پہلے قلم کا استعمال کیا۔

(۵) خیاطی سلائی کا کام آپ ہی نے شروع کیا (۶) جنگ کے لئے اسلحہ بنائے۔

(۷) مسلک توحید کی اشاعت کے لئے جہاد شروع کرایا۔ (۸) کفار و مشرکین اور ان کے متعلقین کی گرفتاری شروع کی۔

(۹) اطلس کا لباس ایجاد کیا۔ (۱۰) بلند مقام پر فائز کئے گئے "ورفعناہ مکانا علیا"

جناب ادریس کی بعثت

ان کی بعثت کا واقعہ اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ حضرت شیث علیہ السلام کے سفر آخرت فرمانے کے بعد لوگ ایمان سے برگشتہ ہونے لگے خصوصیت کے ساتھ قابیل کی اولاد شیطان کے بہکانے سے سب سے زیادہ خباثتیں کرتے انہوں نے نکاح کا سلسلہ ختم کر دیا شدید برائیوں میں مبتلا ہو گئے اور اس طرح جب معاشرہ تباہ ہونے لگا تو اللہ رب العالمین حضرت ادریس علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔

اس سلسلہ میں ایک روایت اس طرح نقل کی گئی ہے کہ خود جناب ادریس کو شرائع اور اس کے احکام معلوم نہ تھے لیکن جب وہ کارخانہ عالم میں زمین و آسمان کے علاوہ دوسری چیزوں کو معروف عمل پاتے تو یہ سوچتے کہ اس کارخانے کو چلانے والا کوئی ہے لیکن اس صانع عالم کی بارگاہ میں خراج عقیدت (عبادت) کا طریقہ معلوم نہ تھا لہذا متفکر رہتے کہ اس کا طریقہ معلوم کریں۔

ایک دن آپ نے اپنی قوم کے چند آدمیوں کو برائیوں سے بچنے کی تلقین کی اور اللہ رب العالمین کی عبادت کا درس دیا ان سب لوگوں نے آپ کی تصدیق کی اس طرح سات آدمی اس خدا شناسی میں آپ کے ہمنوا ہوئے بڑھتے بڑھتے یہ تعداد نشتر ہوئی اور اس کے بعد

اللہ رب العالمین نے فرمایا کہ یہ سکون میرے بندہ ادریس کی شفقت کا نتیجہ ہے انہوں نے تیرے لیئے دعا کی تھی جو مقبول ہوئی اس فرشتہ کو اس بات سے جناب ادریس کی ذات سے عقیدت و محبت پیدا ہوئی اور آپ کی محبت اس کے دل میں راسخ ہوئی۔ اس نے بارگاہ الہٰی میں عرض کی الہٰی مجھے ان سے ملاقات کا شرف اور اخوت و دوستی کی عزت عطا فرمائی جائے اللہ کریم نے اس کی دعا قبول فرمائی اور اس کو اجازت عطا فرمائی۔ اس نے جناب ادریس سے ملاقات کی اور اس نے رشتۂ اخوت و محبت استوار کیا۔

جناب ادریس کی حیات ابدی کی تمنا

ایک دن جناب ادریس نے اس فرشتہ سے کہا کہ تمہاری جناب عزرائیل (ملک الموت) سے بہت دوستی ہے اور وہ تمہارا بہت اعزاز و اکرام کرتے ہیں اگر ہو سکے تو تم ان سے میرے بارے میں یہ درخواست کرو کہ وہ میری روح قبض کرنے میں تاخیر کریں تاکہ میں وہ بقیہ زندگی طاعت و عبادت میں گزاروں تاکہ قیامت کے دن پریشان نہ ہوں۔ فرشتے نے کہا کہ اے اللہ کے نبی کیا آپ کو اس بات کا خیال نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ اَجَلُهُمْ جب موت کا مقررہ وقت آتا ہے تو نہ اس میں کمی ہوتی ہے نہ زیادتی۔ ادریس علیہ السلام نے فرمایا یہ بات مجھے معلوم ہے لیکن یہ بات تم ملک الموت سے کرنا۔ آفتاب پر متعین فرشتے نے اللہ رب العالمین سے جناب ادریس علیہ السلام کی گفتگو کے بارے میں کہا تو رب کریم نے فرمایا کہ تو انہیں ملک الموت کے پاس لے جا تاکہ یہ ملک الموت سے خود بات کر لیں اور ملک الموت تو ایسا فرشتہ ہے جو میرے حکم کے بغیر دائیں بائیں جانب دیکھتا بھی نہیں ہے ارشاد خداوندی کے مطابق اس فرشتے نے اپنے پر کھولے اور جناب ادریس علیہ السلام سے عرض کیا اے نبی مکرم آپ میرے پروں پر آجائیں۔ اپنے پروں پر بٹھا کر وہ فرشتہ ادریس علیہ السلام کو اپنی منزل (آفتاب) پر لے آیا اور وہاں سے ملک الموت کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے بھائی عزرائیل میری آپ سے درخواست ہے اگر آپ اس کو پورا کریں۔ ملک الموت نے کہا کہیئے اگر ممکن ہو سکا تو آپ کی مدد کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔ تب اس فرشتے نے کہا کہ میرے ایک دوست ادریس نامی کی خواہش ہے کہ آپ

حضرت ادریس کا طریقہ عبادت آپ کی عبادت کا وطیرہ و طریقہ یہ تھا کہ ہر روز بارہ ہزار مرتبہ اللہ رب العالمین کی تسبیح کرتے جس سے فرشتے بھی رشک کرنے لگے اور ان کی عبادت و ریاضت کو دیکھ کر بارگاہ الٰہی میں ان سے ملاقات کی درخواست کی فرشتے جب ان سے ملاقات کو آئے تو طویل نشست کے بعد انہیں یہ اندازہ ہو گیا کہ جناب ادریس علیہ السلام عالم بالا کی تمام باتوں میں دستگاہ کامل رکھتے ہیں۔

روایت ہے کہ جناب ادریس فرماتے تھے کہ میں تیس سال تک زحل کے ساتھ آسمانوں کے گرد گھوما اور عالم بالا و دنیا کے تمام دقائق و حقائق کی معلومات حاصل کیں اور عالم بالا کے اسرار و رموز کی واقفیت حاصل کی۔

مورخین نے لکھا ہے کہ جناب ادریس نے اپنی امت کو اپنے بعد آنے والے تمام انبیا کے نام بتلائے طوفانِ نوح کی خبریں دیں اور طوفان سے محفوظ رہنے کے طریقے بھی بتلائے۔

ان کی حکومت و سلطنت کے ایک رکن نے مصر میں گنبد حرمان تک تعمیرات کا سلسلہ شروع کیا اور جناب ادریس بھی وہیں تشریف لے آئے اور تمام دنیا کی سیر کر کے مصر واپس تشریف لائے اس سفر کے بعد خالق عالم نے انہیں حیات ابدی عطا فرمائی اور وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا جنت میں ابدی سکونت عطا فرمائی۔ اس سلسلہ میں بہت سی روایات نظر سے گذری ہیں۔

صاحب عرائس ثعلبی نے اور قصص التنزیل میں ابو مطیع مکحول نے لکھا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ایک بار کے وقت جناب ادریس کو دھوپ کی تمازت سے سخت تکلیف پہنچی تو دل میں خیال ہوا کہ اتنے ہزار سال سے سورج اس آب و تاب کے ساتھ چمکتا ہے جب تھوڑی سی دیر میں دھوپ کی تمازت سے میرا یہ حال ہوا ہے تو وہ فرشتہ جو اس آفتاب عالمتاب پر مقرر ہے اس کا کیا حال ہو گا لہٰذا اس کے بارے میں بارگاہ الٰہی میں عرض کیا اللھم خفف عن ثقلھا واحمل عنہ حرھا اے اللہ اس کے بوجھ کو ہلکا کر اور آفتاب کی حرارت کو اس کے لئے کم فرما دے۔

اس دعا کی برکت سے اس فرشتہ کے مصائب میں تخفیف ہو گئی اور آفتاب کی شدید حرارت سے سکون حاصل ہوا تو وہ سوچنے لگا کہ آیا یہ تخفیف غضب الٰہی کی وجہ سے ہے یا اس کی رحمت و شفقت کی مظہر ہے لہٰذا اس نے بارگاہ احدیت میں اس کی وجہ معلوم کرنے کی درخواست کی

نے جواب دیا کہ ملاقات کیلئے ادریس علیہ السلام نے ملک الموت سے کہا کہ میری خواہش یہ ہے کہ تم میری روح قبض کر کے مجھے موت کی لذت سے آشنا کرد۔ ملک الموت نے جناب باری سے اجازت لے کر ان کی روح قبض کی اور بعد میں روح ان کے بدن میں واپس کر کے معلوم کیا کہ اس سے آپ کا مقصود کیا تھا۔ ادریس علیہ السلام نے جواب دیا کہ میرا مقصد یہ تھا کہ موت کا مزہ چکھنے اور موت کے حصول کے بعد جس طرح چاہوں عمل کروں کیونکہ اس طرح مجھے حیات ابدی حاصل ہو جائے گی اب میری ایک اور خواہش ہے کہ اب آسمانوں کی سیر کروں اور جنت و دوزخ کو دیکھ کر مقام خوف و رجا میں استقامت کروں۔

ملک الموت نے حضرت حق سے اجازت لی اور ان کو آسمان پر لے گئے جب دوزخ کے قریب آئے تو آپ نے ملک الموت سے کہا کہ آپ مالک (دوزخ کا نگران فرشتہ) سے کہیں کہ وہ دوزخ کے دروازے کھولے تاکہ اس کے طبقات کو دیکھوں۔ مالک نے ان کی خواہش کے مطابق دروازے کھول دیئے۔ جب آپ نے دوزخ کے حالات معائنہ فرمائے تو دہشت سے بیہوش ہو گئے اور ملک الموت نے ان کا سر اپنے زانو پر رکھا جب تھوڑی دیر کے بعد آپ ہوش میں آگئے تو ملک الموت نے کہا کہ میں آپ کو دوزخ نہیں دکھانا چاہتا تھا لیکن آپ کے اشتیاق کو دیکھ کر خاموش ہو گیا تھا اس وجہ سے آپ کو یہ پریشانی اٹھانی پڑی۔ آپ نے فرمایا اب ایک خواہش اور ہے ملک الموت نے کہا وہ بھی بتلائیے آپ نے فرمایا کہ دوزخ کے مصائب دیکھنے کے بعد اب جنت کی نعمتیں اور آسائشیں بھی دکھا دو۔ ملک الموت ان کو جنت کے دروازے پر لائے اور اجازت کے بعد آپ کی خواہش کے مطابق دروازہ جنت کھولا گیا۔ یہاں آنے کے بعد آپ حوران جنت و غلمان بہشتی وہاں پھلوں اور فواکہات میں ایسے مشغول ہوئے کہ دنیا و ما فیہا سے غیر متعلق ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد جب ملک الموت نے کہا کہ اب چلیں تاکہ میں آپ کو آپ کی جگہ واپس پہنچا دوں لیکن آپ نے اس بات پر دھیان نہ دیا جب ملک الموت نے اصرار کیا تو آپ نے فرمایا کہ اب میں حکم ربیؔ کے بغیر نہ آؤں گا۔ اب میں تمہارے اور دوسرے فرشتوں کے کہنے پر عمل نہ کروں گا۔ ادھر خالق کائنات جل و علا نے ایک فرشتہ کو ان کے معاملہ کی طے کرانے کے لئے بھیجدوں گا۔ اس فرشتہ نے ملک الموت عزرائیل سے دریافت کیا کہ دو قدم کی کیا بات ہے انہوں نے

ان کی روح تاخیر سے قبض کریں۔ ملک الموت نے کہا کہ یہ تو میرے لئے ممکن نہیں البتہ اتنا ممکن ہے کہ میں تمہیں روح قبض کرنے سے پہلے بتا دوں گا اس وقت تم جو کچھ مناسب سمجھیں کریں۔ فرشتے نے کہا یہ مناسب ہے لہٰذا ملک الموت اپنا رجسٹر لے آئے اور اس کو دیکھ کر کہنے لگے اے میکے بھائی فرشتے تم اب کس کے بارے میں دریافت کر رہے ہو مجھے تعجب ہے کہ وہ اب تک زندہ ہے۔ فرشتہ کہنے لگا یہ کیسے ممکن ہے ملک الموت نے کہا کہ اس رجسٹر میں لکھا ہے کہ ان کی موت آفتاب کے قریب ہوگی یہ مرتبہ کس کو حاصل ہوگا فرشتہ نے کہا بات تو ایسی ہی ہے۔ فرشتے نے کہا میں نے ہی تو ان کو زمین سے لا کر آفتاب کے قریب چھوڑا ہے اور خود تمہارے پاس آیا ہوں۔ ملک الموت نے کہا جا کر دیکھو تو غالباً وہ فوت ہو چکے ہیں کیونکہ انکی زندگی باقی نہیں رہی۔ وہ فرشتہ ملک الموت کے پاس سے واپس آیا تو دیکھا کہ جناب ادریس رحلت فرما چکے ہیں اور ان کا طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر چکا ہے اور فرشتوں نے ان کی نماز جنازہ پڑھ کر انہیں بیت المعمور میں دفن بھی کر دیا ہے (جناب ادریس آج تک وہیں دفن ہیں) وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا اس امر کی جانب شہادت دے رہی ہے۔

جناب ادریس علیہ السلام کی وفات

وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ جناب ادریس موت کا جام پینے زمین کے اندر دفن ہونے اور صور کے پھونکے جانے اور روز آخرت کے سوالات دوزخ کے عذاب اور جنت کی بشارت کی طرف سے بہت متفکر رہتے تھے اور اسی لئے وہ کثرت سے عبادت و ریاضت کیا کرتے تھے کہا جاتا ہے کہ ان کی عبادت و ریاضت ساکنان خطہ ارض کی کل عبادت کے مقابلہ میں زیادہ ہوتی اور ملاء اعلیٰ جاتی اس عبادت کی زیادتی کی وجہ سے ملک الموت کو جناب ادریس علیہ السلام سے ملاقات کا اشتیاق تھا۔ ایک مرتبہ رب العالمین سے اجازت لے کر وہ زمین پر آئے اور جناب ادریس علیہ السلام سے ملاقات کی اور تین دن رات اکیلے ساتھ رہے چونکہ کھاتے پیتے وقت وہ جناب ادریس کا ساتھ نہ دیتے تھے اس لئے ادریس علیہ السلام کو یقین ہو گیا کہ وہ انسانوں میں سے نہیں ہیں اور معلومات کے بعد پتہ چلا کہ یہ فرشتے ہیں پھر ملک الموت نے بھی بتا دیا کہ میں ملک الموت ہوں جناب ادریس نے دریافت کیا کہ روح قبض کرنے آئے ہو یا ملاقات کے لئے ملک الموت

جب لمک یا لامک کی عمر ایک سو بیاسی سال ہوئی تو عرائس کی روایت کے مطابق انہوں نے قینوش نامی عورت سے عقد کیا یہ رشتہ میں آپ کی چچازاد بہن تھیں ان کا سلسلہ نسب آدم علیہ السلام تک ان واسطوں سے ملتا ہے قینوش بنت برکائیل بن متوشلخ بن اخنوخ بن قینان بن شیث علیہ السلام بن ابوالبشر جناب آدم علیہ السلام اور ان کے بطن سے جناب نوح علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ ان کی ولادت آدم علیہ السلام کی وفات کے ایک سو بیس سال بعد ہوئی، جناب نوح علیہ السلام ایک سو پچاس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے اور نو سو پچاس سال تک مصروف تبلیغ رہے اور طوفان کے ساٹھ سال بعد تک حیات رہے اس طرح ان کی مجموعی عمر سترہ سو سال اور ایک روایت کے مطابق پندرہ سو سال ہوئی۔ پندرہ سو سال والی روایت کو مفسرین نے بھی نقل کیا ہے، واللہ اعلم

نوح علیہ السلام کے واقعات

پانچواں باب: اس باب میں نو فصلیں ہیں پہلی فصل میں آپ کا ذکر اور وجہ تسمیہ بیان ہوگی)

حضرت نوح کی وجہ تسمیہ جناب نوح علیہ السلام کا سریانی میں یشکر نام تھا، اہل عرب ان کو نوح کہتے تھے ان کے القاب آدم ثانی راکب اور شیخ الانبیاء بھی ہیں جناب نوح نجی اللہ کہلائے جاتے ہیں۔ ان کے نوح کے نام سے مشہور ہونے کی بہت سی وجوہ ہیں یہاں صرف تین وجوہ بیان کی جائیں گی۔

(۱) ایک مرتبہ آپ کا گذر ایک شکاری کتے پر ہوا جو زخموں سے چور تھا وہ کتا آپ کے قریب آیا تو آپ نے اس سے فرمایا اے قبیح دور ہو، یہ سنکر کتے نے کہا اگر آپ سے ممکن ہو تو مجھ سے بہتر مخلوق پیدا کر دیں ۔ ایک اور روایت کے مطابق کتے نے جواب دیا کہ آپ نقش کو برا کہہ رہے ہیں یا نقاش کو (یعنی مجھے برا کہتے ہیں یا میرے پیدا کرنے والے کو) اس بات کے بعد کتے نے کہا کہ اے نوح زبان کو روکیں کہ آدمیت کا لقب آپ نے خود اختیار نہیں کیا ہے اور وقت کے خریطہ میں نقد نبوت آپ نے خود نہیں بکھیرا ہے (یعنی خود منصب نبوت پر فائز نہیں ہوئے ہیں) میرے پیدا کرنے والے میں یہ طاقت ہے کہ وہ میرے جسم سے کتے کی کھال اتار دے اور انسانوں کی پیشانی پر ذلت کا نشان لگا دے نوح علیہ السلام یہ باتیں سن کر مضطرب ہوئے اور

پوری بات بتائی۔ ملک الموت کی بات سننے کے بعد اس نے جناب ادریس سے کہا اب آپ بتائیں کہ معاملہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا اے فرشتے تمہیں معلوم ہے کہ رب تعالیٰ نے فرمایا ہے كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ میں نے موت کا مزہ چکھ لیا ہے اور رب تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے وَإِنْ مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا میں نے دوزخ کے حالات بھی دیکھے ہیں۔ دوسری جگہ رب کریم نے فرمایا ہے مَا هُم مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ جنت میں داخلہ کے بعد تم وہاں سے نکالے نہ جاؤ گے اس حکم کے مطابق اب میں بہشت سے نہیں آؤں گا اب میری واپسی حکم ربی کے بعد ہی ممکن ہے۔ رب کریم نے ملک الموت سے فرمایا کہ انہیں یہیں چھوڑ دو کیونکہ یہ میرے حکم کے مطابق بہشت میں آئے ہیں اور ہمارے فرمان و احکام سے دلائل اور حجتیں پیش کر رہے ہیں اور حق انہیں کے ساتھ ہے اب انہیں یہیں رہنے دو وَمَكَانًا عَلِيًّا (بلند مکان) سے جنت کے مکانات مراد ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ جناب ادریس کبھی ساتویں آسمان پر اور کبھی چھٹے آسمان پر آتے ہیں اور فرشتوں کے ساتھ مصروف عبادت رہتے ہیں (واللہ اعلم)

ایک روایت کے مطابق حضرت ادریس علیہ السلام کی آدم علیہ السلام کی رحلت کے وقت سو سال عمر تھی بعض دوسری روایات کے مطابق اس وقت آپ کی عمر تین سو ساٹھ سال تھی اور آپ کی بعثت رحلت ابوالبشر علیہ السلام سے دو سو سال بعد ہوئی اور ایک سو پچاس سال منصب نبوت پر فائز رہے آپ پر تیس صحیفے نازل ہوئے ان کی شریعت کے احکام جناب آدم علیہ السلام کی شریعت کے مطابق تھے۔

آپ پینسٹھ سال کی عمر میں برو فانامی ایک عورت کو اپنے حبالہ عقد میں لائے اور اس ازدواج کے نتیجہ میں ایک فرزند متوشلخ پیدا ہوئے (اس لفظ کے معنی عربی زبان میں منشرح ہیں) ادریس علیہ السلام سے نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم متوشلخ کو منتقل ہوا۔

جب متوشلخ کی عمر ایک سو پچاسی سال ہوئی تو انہوں نے عربانا نامی ایک عورت سے شادی کی اور ان سے لمک یا لامک پیدا ہوئے لمک یا لامک کے معنی عربی میں بزرگ کے ہیں۔

متوشلخ کی عمر جب نو سو ساٹھ ۹۶۰ سال ہوئی تو انہوں نے دارالبقا کی طرف سفر اختیار کیا

اور قابیل کی نسل کے لوگوں کے پاس انسانی شکل میں آیا اور ان سے کہنے لگا کہ مجھے اپنے پاس رکھ لیں میں آپ کی خدمات انجام دوں گا ان کی خوشامد کر کے وہ ان کے ساتھ رہنے لگا بعد میں اس نے بانسری بنائی اور اسکو بجانے لگا لوگوں نے جب بانسری کی آواز سنی تو بہت متعجب ہوئے کیونکہ انہوں نے اس سے پہلے ایسی آواز نہ سنی تھی لوگ روزانہ اس کے پاس بنسری کی آواز سننے جمع ہو جاتے۔ اس طرح وہ روزانہ ان کے سامنے بنسری بجاتا۔ بعض مورخین نے لکھا ہے کہ انہوں نے ایک دن جشن کا مقرر کیا تھا اس دن لوگ جمع ہو جاتے اور ابلیس نے نوازی کرتا تھا ایک مرتبہ پہاڑوں کا بسنے والا (بنی شیث) ایک شخص اس مجمع میں آگیا اور اس نے جشن دیکھا جس میں عورتیں اور مرد جمع تھے۔ اس نے اس قبیلہ کی حسین و جمیل عورتوں کو بھی دیکھا جن کی مثل ان کے قبیلہ میں نہ تھیں لہذا اس نے واپس جا کر اپنے قبیلہ والوں کو ساری کیفیت سنائی اور سال آئندہ اس جشن میں شرکت کا پروگرام بنایا۔ اس مجمع میں عورتوں مردوں کے اجتماع کی وجہ سے بہت سی غیر اخلاقی حرکتیں بھی ہوتی تھیں اسی لئے قرآن کریم نے فرمایا ہے وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ اس اجتماع نے فسق و فجور کے اڈے کی شکل اختیار کر لی تھی لہذا حق تعالیٰ نے ان کی اصلاح اور برائیوں پر خوف دلانے کے لئے نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی جانب مبعوث فرمایا تاکہ وہ اپنی قوم کو دردناک عذاب سے ڈرائیں۔

دوسری روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت شیث اور ان کی اولاد کو نصیحت فرمائی تھی کہ قابیل کی اولاد سے میل جول نہ رکھیں اور نہ ان کے ساتھ رشتہ مناکحت استوار کریں۔ ان کی تمام اولاد کو آدم علیہ السلام نے پہاڑوں میں بھیجکر ایک محافظ ان پر مقرر کر دیا تاکہ ان کی فرزندان قابیل سے حفاظت کرے اور ان کو فرزندان قابیل کے شر سے محفوظ رکھے وہ محافظ ان کے لئے دعا کرتا رہتا اور فرزندان شیث کے گناہوں کی بخشش کے لئے طلب مغفرت کرتا۔ ایک دن حضرت شیث کی اولاد میں سے سو آدمی پہاڑ سے نیچے اترے تاکہ اپنے چچا کی اولاد (فرزندان قابیل) کے حالات سے آگاہی حاصل ہو۔ چونکہ فرزندان شیث نہایت ہی حسین و جمیل تھے اور بنی قابیل کی عورتیں بھی حسن و جمال کا

کئی سال تک مصروف گریہ رہے یہی سبب آپ کے نوح مشہور ہونے کا ہوا۔

(۲) جب نوح علیہ السلام طوفان کے بعد کشتی سے باہر آئے تو ابلیس لعین نے ان سے کہا آپ کی وجہ سے میرا ایک بڑا کام بن گیا ہے۔ یہ بات سن کر حضرت نوح غضب میں آگئے اور فرمایا اے لعین میں نے کوئی کام تیری مرضی کے مطابق نہیں کیا ہے اور نہ آیندہ کروں گا میرا کونسا عمل ایسا تھا جو تیرے فائدہ کا سبب ہوا ہے کہنے لگا کہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو آپ کی امت کے افراد کو بہکانے میں بہت محنت کرنا پڑتی تھی جب وہ برے اعمال کر کے مستحق عذاب بنتے تھے اور میں ان کو تادم مرگ بہکاتا تھا (اور اپنے مرتے دم تک ایسا ہی کرتا رہوں گا) لیکن آپ نے میری اس طرح مدد کی ہے کہ آپ کی ایک ہی بددعا سے سب کے سب مستحق نار ہو گئے ہیں، یہ سن کر نوح علیہ السلام اپنی دعا پر پشیمان ہوئے اور فرمانے لگے کاش میں یہ دعا نہ کرتا اپنی قوم کی بداعمالیوں اور ایذارسانیوں پر صبر کرتا۔ اس پشیمانی میں آپ چالیس سال مسلسل روتے رہے اور نوح مشہور ہوئے۔

(۳) اپنے بیٹے کنعان کے بارے میں بارگاہ الٰہی میں عرض کیا اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَھْلِیْ بیشک میرا بیٹا میرے اہل وعیال میں ہے اس وقت خطاب عتاب آمیز بارگاہ الٰہی سے آیا اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ وہ آپ کے اہل سے نہیں ہے کیونکہ اس کے اعمال اچھے نہیں نہیں ہیں اور یہی خطاب عتاب آمیز سبب گریہ ہوا۔ یہ تینوں قول جو مندرجہ بالا سطور میں بیان کئے گئے ہیں وہ اس اعتبار سے ہیں کہ لفظ نوح عربی زبان کا ہے ورنہ عجمی لفظ سے اشتقاق مناسب نہیں (واللہ اعلم)

جناب نوح کی بعثت و رسالت کے اسباب

آپ کی بعثت و رسالت کا سبب یہ تھا کہ جناب ادریس کی رحلت کے بعد تو ایک مدت تک کوئی مصلح یا ہادی تبلیغ دین کے لئے نہ آیا اور خط زمین پر بسنے والے سب کے سب کافر و منکر ہو گئے۔ صاحب عرائس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت نقل کی ہے کہ اس زمانہ میں اولاد آدم علیہ السلام دو نسلوں میں بٹی ہوئی تھی ایک جماعت قابیل کی نسل سے تھی جو شہروں میں مکان بنا کر رہتے تھے دوسرے لوگ حضرت شیث علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے یہ لوگ پہاڑوں کے دروں میں مقیم تھے جناب شیث علیہ السلام کی نسل کے مرد وجیہہ و شکیل تھے البتہ اس نسل میں عورتیں شکیل نہ تھیں